گوشۂ فقہاء

فقیہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد النسفی

نام ونسب اور سکونت:

عبداللہ نام، ابوالبرکات کنیت، حافظ الدین لقب، والد کا نام احمد، دادا کا نام محمود ہے۔ نسف (بفتحتین) کے باشندے تھے جو ماوراء النہر میں بلاد سغد سے ایک شہر کا نام ہے اسی نسبت سے آپ کو نسفی کہتے ہیں شہر نسف جس کو نخشب بھی کہتے ہیں ایک زمانہ میں بڑا پُر رونق اور معمور شہر تھا لیکن مرور ایام اور حوادثات زمانہ سے ویران ہو گیا۔ آپ بڑے عابد و زاہد، متقی، امام کامل، فقہ و اصول میں یگانہ روزگار اور مشہور متون نگار مصنفین میں سے ہیں۔ قال الاتفاق هو، امام كامل فاضل محرر مدقق.

تحصیل علوم:

آپ نے بڑے جلیل القدر و بلند پایہ محدثین وفقہاء شمس الائمہ محمد بن عبدالستار کروری، نجم العلماء علی بن محمد بن علی حمیدالدین عزیز، بدرالدین خواہر زادہ وغیرہم سے علوم کی تحصیل کی اور آپ نے علامہ سغناقی وغیرہ سے سماع کیا۔

صاحب جواہر کی غلطی:

صاحب جواہر مضیہ نے حرف عین میں امام نسفی کا تذکرہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ حافظ موصوف نے علم فقہ علامہ کروری سے حاصل کیا ہے اور احمد بن عتابی سے زیادات کی روایت کی ہے ملا علی قاری نے بھی انہی کی پیروی کی ہے۔ علامہ کفوی فرماتے ہیں کہ صاحب جواہر نے خود تصریح کی ہے کہ عتابی کی وفات ۵۸۹ھ میں ہوئی ہے اور امام نسفی کی وفات ۷۰۱ھ یا (۷۱۱ھ) میں ہوئی ہے پس امام نسفی متوفی ۷۰۱ھ کی روایت علامہ عتابی متوفی ۵۸۶ھ سے کیسے صحیح ہو سکتی ہے۔

صاحب کنز کا فقہی مقام:

ابن کمال پاشا نے آپ کو فقہاء کے چھٹے طبقے میں شمار کیا ہے جو روایت ضعیفہ کو روایات

قو یہ سے تمیز کر سکتے ہیں بعض حضرات نے آپ کو مجتہدین فی المذہب میں سے مانا ہے اور کہا ہے کہ جس طرح اجتہاد مطلق کا درجہ آئمہ اربعہ پر ختم ہو گیا ہے اسی طرح اجتہاد فی المذہب آپ پر ختم ہو گیا ہے قائل مذکور نے اس پر تفریع کرتے ہوئے یہ بھی کہا ہے کہ امت پر ان میں سے کسی ایک کی تقلید واجب ہے۔ علامہ بحر العلوم نے شرح تحریر الاصول اور شرح مسلم الثبوت میں اس قول کو رد کرتے ہوئے کہا ہے کہ یہ ہرگز قابل اعتناء نہیں بلکہ یہ قول بلاشک و ریب رجما بالغیب ہے۔

تاریخ وفات:

میں شدید اختلاف میں ہے شیخ قوام الدین اتقانی اور ملا علی قاری نے نیز صاحب کشف الظنون نے اعتماد الاعتقاد کا تعارف کراتے ہوئے ۷۰۱ھ ذکر کی ہے اور بعض حضرات نے ۷۱۰ھ علامہ قاسم بن قطلو بغا نے اپنے رسالہ الاصل فی بیان الوصل والفصل، میں ۷۱۰ھ کے بعد مانی ہے شیخ حموی نے اپنی شرح میں ذکر کیا ہے کہ ان کی وفات ماہ ربیع الاوّل ۷۱۱ھ میں جمعہ کی شب میں ہوئی ہے علامہ اتقانی نے جائے وفات شہر ایذج بتایا ہے اور جائے دفن ''الجلال'' واللہ اعلم بحقیقۃ الحال۔ صاحب خلاصۃ الاصفیاء نے تاریخ وفات کے سلسلہ میں یہ قطعہ تحریر کیا ہے جس سے سن وفات ۷۱۰ھ نکلتا ہے۔

شد	زدار	فنا	گلد	بریں	حافظ	دین	و	متقی	نسفی
مخزن	جود		گوہتار	بخش	ہم	بفرما	دیگر	تقی	نسفی

علمی کارنامے:

امام نسفی بڑے بلند پایہ مصنفین میں سے ہیں بالخصوص متن نگاری تو ان کی کلاہ افتخار کا طرۂ امتیاز ہے فروع میں متن وافی اور اس کی شرح کافی، فقہ میں مشہور متن کنز الدقائق اصول میں متداول و مقبول متن المنار اور اس کی شرح کشف اسرار، شرح منتخب حسامی، مصفی شرح منظومہ نسفیہ، مستصفی، شرح فقہ نافع، اعتماد الاعتقاد شرح عمدہ، فضائل الاعمال اور تفسیر میں مدارک تنزیل وغیرہ بھی آپ کی یادگار ہے۔

صاحب کشف الظنون نے شروح ہدایہ کے ذیل میں امام نسفی کی شرح ہدایہ کا بھی تذکرہ کیا ہے لیکن طبقات تقی الدین میں بخط ابن شحنہ مرقوم ہے کہ ان کی کوئی شرح ہدایہ معروف نہیں

ہے۔ علامہ اتقانی نے غایۃ البیان میں ذکر کیا ہے کہ امام نسفی نے چاہا تھا کہ ہدایہ کی شرح لکھوں لیکن جب ان کے ہم عصر عالم تاج الشریعہ نے یہ سنا اور فرمایا کہ ان کے لئے یہ زیبا نہیں تو امام نسفی نے اپنے اس ارادہ کو ختم کر دیا اور ہدایہ کے مثل ایک کتاب تصنیف کی جس کا نام وافی ہے پھر اس کی شرح کی جس کا نام کافی ہے فکانه شرح الهداية.

کنز الدقائق کی جامعیت:

بظاہر کنز وغیرہ متون کی کتابیں جو آج کل موٹے موٹے حروف اور طویل الذیل حواشی کے ساتھ چھپی ہوئی ہیں دیکھنے والوں کو یہ معلوم ہوتا ہے کہ شاید یہ کوئی بڑی کتاب ہے لیکن جن حروف میں آج کل اخبارات و جرائد یومیہ وغیرہ شائع ہوتے ہیں ان ہی حروف میں مثلاً کنز کو اگر لکھا جائے تو بلا مبالغہ کسی معمولی سی نوٹ بک میں پوری کتاب سما سکتی ہے ان متون کی نوعیت میرے خیال میں ان یادداشتوں کی سی ہے جو لیکچر وغیرہ دینے کے لئے نوٹ کر لیتے ہیں۔ اسلاف نے اس کی عجیب مشق بہم پہنچائی تھی دس دس صفحات میں جس کی تفصیل آ سکتی ہے اسی مضمون کو وہ سطر دو سطر میں اس طرح بند کر سکتے تھے کہ سارے مفصل مضمون پر وہ عبارت حاوی ہو سکتی تھی یہ ایک کمال تھا جسے اب نقص ٹھہرایا گیا ہے قضاء و افتاء کے کام کرنے والے حضرات ان یادداشتوں کو زبانی یاد کر لیتے تھے نتیجہ یہ تھا کہ سارے ابواب اور مضمون کے عنوان انہیں محفوظ رہتے تھے۔

کنز الدقائق اور اس کے غیر ظاہر الروایہ و غیر مفتی بہا مسائل:

امام نسفی نے اپنی اس مختصر میں دو باتوں کا خاص اہتمام کیا ہے اول یہ کہ اس میں بالالتزام وہی مسائل ذکر کئے ہیں جو ائمہ احناف سے ظاہر الروایہ ہیں **قال صاحب البحر فی ذیل مسئله فما كان ينبغي للمولف ذكره في المتن لانه موضوع لظاهر الرواية۔**" (بحر ص ۲۳۲، ج ۷) دوم یہ کہ اس میں زیادہ تر ائمہ ثلاثہ کے وہی اقوال لئے ہیں جو مفتی بہا ہیں لیکن کچھ مسائل ایسے بھی ہیں جو غیر ظاہر الروایہ اور غیر مفتی بہا ہیں۔

لیکن وہ کون کون سے مسائل ہیں جن کے متعلق حتمی طور پر یہ کہا جا سکے کہ یہ غیر ظاہر الروایہ اور غیر مفتی بہا ہیں۔ یہ مسئلہ نہایت اہم اور دقت طلب ہے کیونکہ نہ اس کے متعلق کسی شرح میں تعرض ہے اور نہ حواشی میں اس کی نشاندہی ہے۔ بجز چند مسائل کے جن کے متعلق ارباب حواشی نے چند مختلف مقامات میں کہا ہے کہ یہ غیر ظاہر الروایہ یا غیر مفتی بہا ہیں ہم نے بڑی کاوش اور

نہایت عرق ریزی کے بعد صدہا کتب فقہیہ کے مطالعہ سے وہ مسائل ترتیب کے ساتھ مع حوالہ جات جمع کئے ہیں جو غیر ظاہر الروایہ یا غیر مفتی بہا ہیں۔ اگر ان کی تفصیل مطلوب ہو تو ہماری شرح ''معدن الحقائق'' کے مقدمہ کی طرف رجوع کرو۔

کنز الدقائق اور اس کی شروحات:

یوں تو متن مذکور اپنی جامعیت اور تربیت وتہذیب کے ساتھ ساتھ حسن اختصار کی وجہ سے یوم تصنیف سے لے کر آج تک ہمیشہ ہی ارباب قلم کا منظور نظر رہا ہے اور مختلف اہل علم حضرات زیلعی، عینی، حلبی، مقدسی اور کرمانی وغیرہ نے اس پر قلم اٹھایا ہے اور بیسیوں شروحات معرضِ وجود میں آ چکی ہیں جن کی فہرست درج ذیل ہے لیکن علامہ ابن نجیم مصری کی شرح البحر الرائق کشف مغلقات، توضیح معضلات اور تصریحات وتفریعات میں اپنی نظیر آپ ہے ولنعم ما قال المنصور التبلسی.

علی الکنز فی الفقه الشروح کثیره بحار تفید الطالبین لالیا
ولکن بهذا الجر صارت سواقیا ومن درد البحرا مستقل السواقیا(۱)

فہرست شروحات وحواشی کتاب کنز الدقائق

نمبر شمار	شرح	مصنف	سن وفات
۱	البحر الرائق فی شرح	زین العابدین بن ابراہیم بن محمد بن محمد بن بکر	۹۷۰ھ
۲	کنز الدقائق	معروف بابن نجیم	۷۴۳ھ
۳	تبیین الحقائق لما التنز فیہ من الدقائق	فخر الدین ابو محمد عثمان بن علی الزیلعی	۷۴۳ھ
۳	رمز الحقائق شرح کنز الدقائق	قاضی بدر الدین محمود بن احمد العینی	۸۵۵ھ
۴	المطلب الفائق	علامہ بدر الدین محمد بن عبد الرحمٰن العیسی الدیری	
۵	النہر الفائق	سراج الدین عمر بن ابراہیم بن محمد بن محمد بن بکر الشہیر بابن نجیم۔	۱۰۰۵ھ

۶	مستخلص الحقائق	شیخ ابراہیم بن محمد القاری	
۷	الضرائد فی حل المسائل والقواعد	مصطفیٰ بن بالی معروف ببالی زادہ	
۸	فتح مسالک الرمزنی شرح مناسک الکنز	شیخ عبدالرحمٰن عیسی العمری	
۹	شرح کنزالدقائق	معین الدین ہروی معروف بملا مسکین	
۱۰	ایضاً	قاضی عبدالبر بن محمد معروف باابن الشحنہ حلبی	۹۲۱ھ
۱۱	ایضاً	الخطاب بن ابی القاسم القرہ حصاری	۷۳۰ھ
۱۲	ایضاً	شمس الدین محمد بن علی القوج حصاری	
۱۳	ایضاً	قاضی زین العابدین عبدالرحیم بن محمود العینی	۸۶۴ھ
۱۴	ایضاً	شیخ علی بن محمد الشہیر ی باابن غانم مقدسی	۱۰۰۴ھ
۱۵	ایضاً	شیخ قوام الدین ابوالفتوح مسعود بن ابراہیم کرمانی	۷۴۸ھ
۱۶	ایضاً	ابن سلطان قطب الدین ابوعبداللہ محمد بن محمد بن عمر الصالحی	۹۵۰ھ
۱۷	ایضاً	شیخ ابوحامد محمد بن احمد بن الضیاء المکی	۸۵۸ھ
۱۸	ملتقط الدقائق	ابو المعارف محمد عنایت اللہ قادری لاہوری	
۱۹	حاشیہ کنزالدقائق	مولانا محمد احسن صدیقی نانوتوی	۱۳۱۲ھ
۲۰	حاشیہ کنزالدقائق	مولانا محمد اعزاز علی بن محمد مزاج علی	۱۳۷۴ھ
۲۱	احسن المسائل ترجمہ اردو	مولانا محمد احسن صدیقی نانوتوی	۱۳۱۲ھ
۲۲	ترجمہ فارسی	از شاہ اہل اللہ (برادر حضرت شاہ ولی اللہ) دہلوی	
۲۳	ظہیر الحقائق (ترجمہ اردو)	از ظہیر احمد سہوانی	۱۳۶۱ھ
۲۴	معدن الحقائق (شرح اردو)	از راقم سطور محمد حنیف غفرلہ گنگوہی	
۲۵	تحفۃ العجم فی فقہ الامام الاعظم (اردو)	از مولانا محمد سلطان خان	۱۲۵۲ھ کے بعد